سوال

(138) میت کوایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے کے واسطے بطورِامانت دفن کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کوایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے کے واسطے امانت کے طور پر دفن کردینا، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟ کونسی مجبوریوں کے تحت ایسا کیا جا سکتا ہے ؟ اوراس امانت کا زیادہ سے زیادہ وقت کتنا ہوسکتا ہے ؟ (رانا محمد اقبال ۔ ساہیوال) (۲۷جون ۱۹۹۷ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل یہ ہے کہ جہاں کوئی فوت ہو وہیں دفن کردیا جائے ۔ ترمذی میں حدیث ہے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن کی بعد از وفات نقل مکانی پر فرمایا تھا :

'وَاللَّهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّاحَيْثُ مُتَّ' (سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ، رقم :۱۰۵۵)

ہاں البتہ جگہ کی فضیلت کی بناء پر بعض اہل علم جواز نقل کے قائل ہیں ۔ (فتح الباری :۳/۳۰۷)

جب کہ دوسری طرف مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کے جَامِعُ الْقَضَاءِ وَكَرَاهِيَتُهُ میں ہے ۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان کو لکھا سرزمین پاک شام میں تشریف لے آئیے ۔ جواباً انھوں نے کہا : ''زمین کسی کو پاک اور مقدس نہیں بناتی ۔ اصل میں انسان کے اعمال ہی اس کو پاک بناتے ہیں ۔''

پھر بطورِ امانت کسی کو دفن کرنے کا شریعت میں کوئی تصور نہیں ۔ لہٰذا تعیین ایام کا سوال بے محل ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:177

محدث فتویٰ